نظرات

ہمارے عزیز اور فاضل دوست ڈاکٹر عبدالحق انصاری صدر شعبۂ عربی، فارسی واسلامیات وشوا بھارتی شانتی نکیتن نے گذشتہ سال اپنے شعبہ میں کسی اپنے پسندیدہ موضوع پر ایک توسیعی لکچر کی فرمائش کی تھی اور یونیورسٹی سے اوس کی منظوری بھی لے لی تھی۔ لیکن میں نے عدیم الفرصتی کا عذر کیا اور بات ٹل گئی۔ لیکن اس سال انھوں نے پھر اسی دعوت کا اعادہ کیا تو اب میرے لئے اوس کو منظور کر لینے کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا۔ یاں آپڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں " چنانچہ اوس کے لئے ۱۲ر جنوری کی تاریخ کا تعین ہو گیا اور میں نے لکچر کے لئے ابوریحان البیرونی المتوفی ۴۴۲ھ اور ہندوستان کے موضوع کا انتخاب کیا ۱۰ر جنوری کی شب میں پر انڈیا اکسپریس سے روانہ ہو کر ۱۲ر کی صبح کو وشوا بھارتی پہونچا۔ پہلے جب کبھی یہاں آیا یونیورسٹی کے گسٹ ہاؤس میں قیام کیا۔ لیکن اس مرتبہ ڈاکٹر صاحب نے خود اپنے وسیع، کشادہ اور خوبصورت بنگلہ پر قیام کا انتظام کیا تھا۔ شام کو چار بجے ڈپارٹمنٹ کے ایک ہال میں ڈاکٹر صاحب کی ابتدائی تقریر کے بعد لکچر شروع ہوا۔ ابھی دو صفحے باقی تھے کہ ہال میں اندھیرا ہو گیا۔ کئی دن سے بجلی کا تسلسل قائم نہیں تھا۔ چنانچہ اس وقت بھی بجلی غائب اور پورے علاقہ میں گھپ اندھیرا تھا۔ لیمپ کا انتظام کیا گیا۔ لیکن میرے لئے اوس میں پڑھنا ممکن نہ تھا۔ آخر لکچر کو یونہی ختم کرنا پڑا۔ اس کے بعد سوال وجواب اور ڈاکٹر صاحب کی صدارتی تقریر جو کچھ ہوا اسی لیمپ کی روشنی میں ہوا۔ ہال میں شعبہ کے اساتذہ اور طلبا وطالبات کے علاوہ دوسرے شعبوں کے اساتذہ اور طلبا کا بھی خاصہ اجتماع تھا اور سب نے لکچر دلچسپی سے سنا۔ سخت اندھیرے کی وجہ سے کہیں جانے یا پڑھنے پڑھانے کا موقع نہیں تھا۔ گھر آکر کچھ دیر ڈاکٹر صاحب اور ان کے رفیق شعبہ ڈاکٹر عابد علی صاحب سے گلخپ کی۔ نماز باجماعت ادا کی

نہایت تکلف اور لذیذ ڈنر کھایا اور پڑ کر سو گیا۔ اس وقت تک بجلی نہیں آئی تھی۔ صبح سویرے ہی ناشتہ کے بعد ڈاکٹر صاحب اور ان کی محترمہ بیگم کی مسافر نوازی کا شکریہ ادا کر کے واپس روانہ ہوا۔

راستہ میں مونگیر پڑتا تھا، امیر شریعت مولانا سید منت اللہ صاحب رحمانی اور اون کی خانقاہ سے جو رابطۂ روحانی و قلبی ہے اوس کی وجہ سے اوس سے یونہی گذر جانا آسان نہ تھا، پہلے سے اطلاع کر دی گئی تھی۔ اس لئے اسٹیشن پر مولانا کے صاحبزادہ مولانا محمد ولی ایم۔اے۔ جو خود بھی جید عالم ہیں۔ جامعہ رحمانیہ کے چند حضرات کے ساتھ موجود تھے اون کے ساتھ خانقاہ آیا۔ خانقاہ کی عالی شان مسجد سے متصل ایک نہایت آرام دہ کمرہ میں قیام کیا، یہاں آئندہ مارچ کے تیسرے ہفتہ میں جامعہ رحمانیہ کے زیر انتظام بہار کے تمام مدارس عربیہ کا ایک متحدہ کنونشن ہو رہا ہے اس سلسلہ میں تیاری کمیٹی کے جلسے دو دن سے ہو رہے تھے، اور اس میں شرکت کے لئے امارت شرعیہ اور مدارس عربیہ کے نمائندہ حضرات بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے، آج مغرب کے بعد ان حضرات کا پھر اجتماع تھا۔ اس میں شرکت کی دعوت خاکسار کو بھی ملی۔ چنانچہ شریک ہوا۔ اور کنونشن کے مقاصد پر گفتگو کی۔ یہاں یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ بہار میں اس وقت ایک ہزار سے کچھ اوپر مدارس عربیہ ہیں۔ جن میں آٹھ سو کے قریب وہ مدارس ہیں جو اسلامک ایجوکیشن بورڈ سے متعلق ہیں، اُن میں عربی اور فارسی کے سرکاری امتحانات کی تعلیم ہوتی ہے اور گورنمنٹ سے انہیں امداد ملتی ہے۔ اور دو سو سے کچھ زائد غیر ملحقہ مدارس ہیں۔ معلوم ہوا کہ عالم اور فاضل وغیرہ سرکاری امتحانات میں پانچ پانچ ہزار امیدوار شریک ہوتے ہیں ان دونوں قسم کے چند درجند مشترکہ دینی، تعلیمی اور ملی مسائل و معاملات ہیں ان پر غور کرنے اور اون کا حل پیدا کرنے کے لئے ہی یہ کنونشن ہو رہا ہے۔ اس وقت ان حضرات میں بڑا جوش اور ولولہ ہے اور بڑی لگن سے کام کر رہے ہیں۔ میں تو عشاء کی اذان کے بعد چلا آیا۔ یہ حضرات نماز کے بعد پھر بیٹھے اور ایک بجے تک گفتگو کرتے رہے اور دوسرے دن نماز فجر کے بعد ان کی پھر نشست ہوئی یہ نو دس بجے تک جاری رہی